اسلام اور جدید میڈیا

پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالمالک آغا*

The main sources of Islamic Media are the Holy Quran and Hadith. There are similarities and dissimilarities in Islamic Media and western Media. Many values are common between them, such as honesty, truth, and development, etc.These are universal values. The basic difference of the two types of medias are their concepts of ideologies. Islamic ideology is based on Islamic monotheism (the oneness of Allah), prophethood (last among prophets) and the Hereafter. In this background, Islamic Media code of ethics, its principles, and objects, vision and mission are organised with in Islamic frame work. In Holy Quraan and Sunnah, it has been clarified that Islam is a Universal din (Religion). Therefore its message is also for global world. The object of Islamic Media is to convey its message to the whole mankind. And other object of Islamic media is to guide human being. An other difference of the two types of medias of the two types of medias is the difference of their point of views. Western media is just depend on materialism, where as Islamic media is collection of materialism and spritualism. Therefore, Islamic Media's Criteria of good and evil is also different. In this research article, Islamic media's principles and other details would be searched.

عصر حاضر میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔اس کے فائدے بھی بے شمار ہیں اور نقصانات بھی۔اگر صحیح طریقے سے اس کو استعمال کیا جائے تو اس سے کم وقت میں بہت زیادہ فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔لیکن یہ غلط پروپیگنڈے اور برائی کی تشہیر کا موثر ذریعہ بھی ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب جنگیں میدانوں میں جیتنے کی بجائے میڈیا کے توسط سے جیتی جاتی ہیں نیز میڈیا کسی بھی معاشرے یا ملک کا قبلہ درست کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔سوال یہ ہے

کہ عصر جدید میں جدید میڈیا سے متعلق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ واضح رہے کہ اسلام نے تو روز اوّل سے ہی ذرائع ابلاغ سے کام لیتا رہا۔اس سلسلے میں اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں اس وقت کے جدید ذرائع ابلاغ کو مسلم حکمرانوں نے اپنے مشن اور پیغام پہنچانے کیلئے استعمال کیا۔قرآن وحدیث میں

---

* ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن اینڈ ہیومینیٹیز، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس سلسلے میں واضح اصول موجود ہیں۔اسلامی میڈیا کا مشن اور وژن دیگر ذرائع ابلاغ سے مختلف ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ عصر حاضر کے تناظر میں جدید میڈیا سے متعلق اسلامی اصول کو اُجاگر کیا جائے۔

ذرائع ابلاغ ۔۔۔۔۔ معنی ومفہوم

لفظ ابلاغ کی تعریف :

ابلاغ عربی کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں "پہنچانا" یعنی "اتصال" تاج العروس میں اس کی صراحت یوں کی گئی ہے : **بلغ المکان بلوغاً ای وصل الیه**" (۱) لسان العرب میں اس لفظ کی وضاحت یوں کی گئی ہے : "**بلغ یبلغ بلاغاً وأبلغه هو ابلاغا**" (۲) لفظ "ابلاغ" عربی زبان کے مادے "**بلغ**" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "صاف صاف بات پہنچانا" اسی سے "**مبلغ**" بنا جس کا مطلب ہے صاف صاف بات پہنچا دینے والا۔۔۔۔۔"ابلاغ" "مبلغ" کی جمع ہے۔جس کے معنی ہیں "**بالو ضاحت ترسیل عِلم**"۔یعنی علم کی بات صاف لفظوں میں سامع ،قاری یا ناظر تک پہنچانا تا کہ اسے بات کی سمجھ آجائے (۳)

لفظ اِعلام اور ابلاغ عامہ :

جدید عربی لغت میں لفظ اِعلام بھی ابلاغ عامہ کے لئے بطور مترادف استعمال ہونے لگا ہے اور شعبہ ابلاغیات کو "**قسم الاعلام**" کا نام دیا جاتا ہے۔ (۴) یوسف المظم نے اِعلام کی جامع تعریف یوں کی ہے: "**هو حمل الخبر أو النباء من جهة الیٰ أخری بقصدایصالها الی المتعلقی سامعاً أو شاهداً أو قاریاً**" (۵) ابلاغ اور اِعلام کی یہ تعریف کتاب سمیت اخبار، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے تینوں اہم اور جدید ذرائع پر حاوی ہے۔ (۶)

نفیس الدین سعدی کے بقول : "ابلاغ اس علم یا ہنر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی شخص کوئی اطلاع، خیال، یا جذبہ کسی دوسرے تک منتقل کرتا ہے" (۷)ڈاکٹر محمد شمس الدین نے لکھا ہے : "ابلاغ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کے لئے الفاظ ہی استعمال کئے جائیں۔آرٹسٹ اپنے خیالات کا اظہار رنگوں کے ذریعے کرتا ہے۔عطاس اپنا نظریہ دوسروں تک پہنچانے کیلئے سلو لائیڈ اور کیمرے کا سہارا لیتا ہے اور ایک اداکار اپنے جذبات کے اظہار کیلئے اپنی زبان اور چہرے کے تاثرات کو ذریعہ بناتا ہے" (۸)انگریزی میں "ابلاغ" کو کمیونیکیشن کہا جاتا ہے۔عبدالسلام خورشید اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہے :

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"انگریزی میں ابلاغ کیلئے Communication کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ کمیونس سے نکلا ہے اور جس کا مطلب ہے خیالات میں
ہم آہنگی پیدا کرنا، خیالات کی یہ ہم آہنگی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب پیغام دینے والا اپنے الفاظ کے ذریعے سے پیغام وصول کرنے والے کے ذہن میں وہی تصویر بنانے میں کامیاب ہو جائے جو خود اس کے اپنے ذہن میں موجود ہوتی ہے" (۹)

لفظ ذرائع کا مفہوم :

ذریعہ کی جمع ذرائع ہے۔ یعنی وسائل۔ پس مؤثر ابلاغ کیلئے مختلف ذرائع کا استعمال کیا گیا۔ اس لئے اسے ذرائع ابلاغ کا نام دیا گیا۔ ذرائع ابلاغ کی دو معروف قسمیں ہیں : مطبوعہ ذرائع ابلاغ (Print Media) اور برقی ذرائع ابلاغ (Electronic Media)۔ پس ابلاغ عام کے مختلف ذرائع یہ ہیں :

i۔اخبارات ii۔رسائل iii۔ریڈیو iv۔ٹیلی ویژن v۔انٹرنیٹ vi۔فلم
vii۔کتب viii۔جلسہ ہائے عام ix۔پمفلٹ x۔پوسٹرز xi تھیٹرز۔
vii۔ڈائجسٹ/میگزین viii۔بینرز xiv۔سی ڈیز/ڈی وی ڈی xv۔موبائل
میسیجز (۱۰)

ذرائع اِبلاغ اور لفظ دعوت :

قرآن حکیم میں میڈیا کے لئے لفظ "دعوت" استعمال ہوا ہے۔ نذرُالحفیظ ندوی کے بقول : "قرآن حکیم میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا کا مفہوم ادا کرنے کیلئے کسی لفظ کا انتخاب کیا گیا ہے تو وہ "دعوت" کا لفظ یا طاقتور قرآنی تعبیر ہے، جو بلیغ ترین قرآنی تعبیر ہے، اور اس کا کوئی بدل نہیں، اس تعبیر سے قرآن مجید ذرائع ابلاغ اور اس سے وہ اسلام کی تعریف وتعارف کا کام لیتا ہے، قرآن کریم ن ے دعوت کی تعبیر کو مندرجہ ذیل مقامات پر استعمال کیا ہے : ادع الیٰ سبیل ربك
بالحکمة .....یایها الذی آمنوا استجیبو اللّٰه وللرسول اذا دعاکم لیما یحییکم......ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر.......قال نوح رب انی دعوت قومی لیلا " (۱۱)

لفظ ابلاغ قرآن مجید میں :

لفظ بلغ ہی سے اس نوعیت کے دیگر الفاظ مثلاً تبلیغ، مبلغ، بلاغت اور بلیغ وغیرہ بنے ہیں۔ قرآن حکیم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں لفظ ابلاغ بمعنی تبلیغ کے آیا ہے جس کے معنی "پہنچا دینا" کے ہیں۔ (۱۲) قرآن مجید میں جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے۔ان میں سے چند آیات حسب ذیل ہیں :

۱۔ "یٰٓاَیُّھا الرَّسُولُ بَلِّغ مَآ اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ ،وَاِن لَّم تَفعَل فَمَآ بَلَّغتَ رِسَالَتَهُ " (۱۳) " اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے۔پہنچا دیجئے۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی" ۲۔" وَاُوحِیَ اِلَیَّ ھٰذا القُراٰنُ لِاُ نذِرَ کُم به وَمَن بَلَغَ " (۱۴) " اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں"۔ ۳۔"فَاعلَمُوآ اَنَّمَا عَلٰی رَسُولِنَا البَلٰغُ المُبِینُ" (۱۵) " تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے" ۴۔" وَمَا عَلَی الرَّسُولِ اِلَّا البَلٰغُ المُبِین " (۱۶) "اور رسولؐ پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے"

ابلاغِ عام اور صحافت :

صحافت کا لفظ صُحُف سے مشتق ہے جو صحیفہ کی جمع ہے ابن منظور لسان العرب میں کہتے ہیں کہ صحیفہ ہر وہ شے ہے جس میں کچھ لکھا جائے، چنانچہ قرآن حکیم میں ہے : اِنَّ ھٰذا لَفِي الصُّحُفِ الاولیٰ صُحُفِ ابراھیمَ و مُوسیٰ (الاعلی ۔ ۱۸ ، ۱۹) (یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی، ابراہیمؑ وموسیٰؑ کے صحیفوں میں)اس مقام پر صحف کے معنی اللہ سبحانہ کی نازل کردہ سابقہ کتب ہیں (۱۷)اس کے علاوہ قرآن کریم،حدیث نبوی اور عربی ادب میں یہ لفظ کئی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے مثلاً نامہ اعمال، خط یا مکتوب، حکم نامہ، فرمان اور کتب سماویہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے سچے رسولوں پر نازل کی جانے والی کتابوں اور احکام ہدایت کیلئے بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے (۱۸) قرآن پاک میں یہ لفظ آٹھ مرتبہ بصورت جمع (صحف)وارد ہوا ہے ارشاد ربانی ہے : بَل یُرِیدُ کُلُّ امرِیٔ مِّنھُم اَن یُّؤتٰی صُحُفاً مُّنَشَّرَۃً (۱۹) "ان میں سے ہر شخص یہی خواہش رکھتا ہے کہ اس کے پاس کھلے خط یا تحریریں لائی جائیں" معلوم ہوا کہ صحیفہ کی جمع صحائف اور صحف ہے۔

اسلامی ذرائع ابلاغ کے مآخذ :

دور نبویؐ میں ذرائع ابلاغ کے مآخذ حسب ذیل تھے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ا۔ قرآن مجید :

قرآن حکیم اسلامی صحافت کا بنیادی سر چشمہ ہے۔ ڈاکٹر ایاز محمد کے بقول : "قرآن کے بہت سے اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ صحافت کے تمام قواعد وضوابط قرآن پاک کی شکل میں خدائے وحدہ لاشریک نے آج سے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو عطا فرما دیئے تھے" (۲۰)

۲۔ مکتوبات نبویؐ :

عصر حاضر کے ایک معروف مسلم مفکر نے لکھا ہے : فتح خیبر کے بعد ۷ھ کے اوائل میں ہی حضورؐ نے اپنے دعوتی اور تبلیغی خطوط دیگر چند صحابہ کرامؓ کو قیصر روم، کسریٰ، ایران، عزیز مصر، بادشاہ حبشہ اور ان روٴسا عرب کی طرف بھیجا جو جزیرہ نما عرب کی سرحدوں پر آباد تھے اور جنہوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ان میں سے بعض قبائل قیصر روم کے اور بعض کسریٰ ایران کے باج گزار تھے۔ سیرت کی تمام مستند کتابوں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے نامہ ہائے مبارک کی ترسیل سے پہلے مسجد نبوی میں تمام صحابہ کرامؓ کو جمع کیا اور خطبہ ارشاد فرمایا۔۔۔"میری بعثت پوری نوع انسانی کیلئے ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کیلئے رحمت اور رسول بنا کر بھیجا ہے" میں نے اب تک دعوت تم تک پیش کی ہے اب اے مسلمانو ! تمہاری ذمہ ہے کہ تم اس دعوت اور پیغام کو لیکر تمام اطراف عالم میں پھیل جاوٴ اور اللہ کی توحید کو عام کرو" گویا نبی کریمؐ نے اپنی دعوت کے بین الاقوامی مرحلہ کا افتتاح اس خطبہ سے فرمایا" (۲۱)

مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے حدیث مروی ہے : "ان نبی اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کتب الیٰ کسریٰ والیٰ قیصر والیٰ النجاشی والیٰ جبار یدعوھم الی اللّٰہ" (۲۲)

"بے شک اللہ کے نبیؐ نے کسریٰ وقیصر اور نجاشی اور تمام حکمرانوں کو خط لکھ کر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی"

ابن سعد لکھتے ہیں:"ایک ہی دن میں چھ سفیر روانہ ہوئے اور یہ یکم محرم سنہ ۷ھ تھا ان میں سے ہر شخص اس قوم کی زبان سے بخوبی واقف تھا جس کی طرف روانہ کیا گیا"(۲۳) آپؐ نے مختلف اقوام اور قبائل کو جو خطوط لکھے ان کی تعداد "اب سوا دو سو (۲۲۵) تک ہوگئی ہے" (۲۴)

۳۔ خطبات نبویؐ :

حضور نبی کریمؐ کے دور میں مقبول ترین ذریعہ ابلاغ خطابت تھا۔ آپؐ بہترین خطیب تھے اور آپؐ کے فصیح وبلیغ خطبے ابلاغ کا ایک نہایت اہم اور موٴثر ذریعہ تھا (۲۵) ڈاکٹر لیاقت علی خان کے بقول:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"شاعری کی طرح فن خطابت بھی مؤثر ذریعہ ابلاغ تھا۔لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے، دلائل سے خاموش کرنے اور اہم کاموں پر ابھارنے اور اکسانے کا یہ ایک کارگر ذریعہ تھا۔۔۔آپؐ عصا مبارک کا سہارا لیکر امابعد فرما کر خطبہ دیتے" (۲٦)

ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ شاعری :

لیاقت علی خان نے لکھا ہے: حضرت حسان بن ثابتؓ (متوفی ۵۴ ھجری) ہجرت مدینہ کے بعد مسلمان ہوئے۔دیگر شعراء کی طرح انہوں نے بھی شاعری سے ابلاغ کا کام لیا۔حضرت حسانؓ کفار کی ہجو کرتے اور مسلمانوں کی تعریف کرتے۔حضورؐ کی مدح کرتے" (۲۷) کفار کے جھوٹے پروپیگنڈے کا توڑ کرنے کیلئے آپؐ حضرت حسان بن ثابتؓ کیلئے مسجد میں ممبر رکھوادیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب حسان حق کی مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے اس کی اعانت کرتے ہیں (۲۸) فھمی النّجار کے بقول : "دراصل زمانہ جاہلیت ہی سے شعر و ادب ابلاغ کے اہم ترین ذریعے کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں اور ہجو گوئی کی مشرکین پر بڑی گہری تاثیر مرتّب ہوتی تھی۔اسی بنا پر رسول اللہؐ نے حضرت حسان بن ثابتؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔۔۔۔ "قریش کی ہجو کرو کہ یہ ان پر تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ اثر کرتی ہے" (صحیح مسلم ۱۹۳۵/۴) (۲۹)

حضرت حسان بن ثابتؓ کی ہجویہ شاعری کا نمونہ :

لنا فی کل یوم من معدّ سباب او قتال او ھجاء
لسانی صارم لا عیب فیہ وبحری لا تکدّرہ الدّلاء
فان ابی ووالدتی وعرضی لعرض محمدٍ منکم وقاء (۳۰)

"ہمیں ہر روز معد قبیلہ سے بدکلامی، جنگ یا ہجو گوئی میں مقابلہ کرنا پڑتا ہے، میری زبان تیز ہے اس میں کوئی نقص نہیں ہے، اور میرے دریا کو ڈول گندا نہیں کرتے۔میں، میرا باپ، میری ماں اور میری آبرو محمدؐ کی آبرو کو تمہاری دست درازیوں سے بچانے کیلئے ڈھال ہیں"۔

پاکستانی الیکٹرانک میڈیا کو چاہیئے کہ وہ حضرت حسان بن ثابتؓ کی ہجویہ اشعار سے سبق سیکھیں۔اور دین اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کے سامنے حضرت حسانؓ کی طرح ڈھال کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کردارادا کریں۔الغرض نبی اکرمؐ کے دورمبارکہ میں ابلاغ کے معروف ذرائع اوران کے مآخذ یہ تھے : قرآن حکیم،ابلاغ کا کام بذریعہ حفاظ،ابلاغ بذریعہ کتابت،ابلاغ بذریعہ شاعری،دعوت وتبلیغ،رسل ورسائل، ابلاغ بذریعہ تجارت، ابلاغ بذریعہ مسجد،تبلیغ بذریعہ ازواج مطہراتؓ ،فن خطابت بطورذریعہ ابلاغ،خطبہ الوداع میں ابلاغ کاحکم (۳۱)

اسلامی میڈیا کا کردار :

میڈیا کے ماہرین اکیسویں صدی کو آئی ٹی اور میڈیا کی صدی قرار دے رہے ہیں۔عالمی سطح پرمیڈیا ہی کے ذریعے اقوام عالم کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ دنیا ایک عالمی گاؤں (Global Village) میں تبدیل ہوچکی ہے۔فی زمانہ عالمگیریت (Globalization) کے فروغ اوراشاعت کا سب سے بڑا ذریعہ اورطاقتور ہتھیار برقی ذرائع ابلاغ(Electronic Media) ہی ہیں۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ میڈیا کی طاقت ایٹم بم سے بھی کہیں گنا زیادہ ہے۔کیونکہ رائے عامہ کی تشکیل میں ذرائع ابلاغ بڑا اہم اور بنیادی کردارادا کرتے ہیں۔یہی سبب ہے کہ ریاست کے تین ستون مقنّنہ،عدلیہ اور انتظامیہ کے علاوہ اس کا چوتھا ستون میڈیا کو قرار دیا گیا ہے۔صحافی علی معین نوازش نے میڈیا کا کردار یوں بیان کیا ہے : " کسی بھی خطے، ملک یا معاشرے کیلئے میڈیا بہت اہم ہوتا ہے بلکہ ہم میڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون کہتے ہیں۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اب جنگیں میدانوں میں جیتنے کی بجائے میڈیا کے ذریعے جیتی جاتی ہیں،لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ میڈیا کسی بھی معاشرے یا ملک کا قبلہ درست کرنے میں اہم کردارادا کرتا ہے اب جبکہ میڈیا اخبارات سے کہیں آگے نکل کر ٹی وی،انٹرنیٹ سے ہوتا ہوا آپ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈیوائس تک پہنچ چکا ہے تو اس کی اہمیت اوراثرات میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے(۳۲)

موبائل انٹرنیٹ کی ترقی اوراثرات کا اندازہ امریکی سفارت خانہ،اسلام آباد کی طرف سے شائع کردہ خبرونظر میگزین کے اس بیان سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے : "اس وقت ہمارے اس سیارے پر انسانوں سے زیادہ موبائل آلات کی تعداد ہے۔چھ ارب سے زیادہ موبائل آلات میں تقریباً تیرہ کروڑ آلات کے ساتھ پاکستان دنیا کے چوٹی کے موبائل ملکوں میں سے ہے۔۔۔۔2014ء وہ سال ہوگا جب موبائل انٹرنیٹ ڈیسک ٹاپ انٹرنیٹ سے آگے نکل جائیگا اوراس کی اہم وجہ ہے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے تھرڈ اورفورتھ جنریشن (3G/4G) موبائل فون نیٹ ورک چلانے کیلئے لائنوں کی نیلامی کا منصوبہ ہے جس کا بہت عرصہ سے انتظار کیا جارہا تھا،3G اور 4G سہولیات کے ساتھ فون آپ کے ہاتھوں کی انگلیوں میں موبائل انٹرنیٹ کے ساتھ مختصر لیپ ٹاپس بن جائیں گے جن میں سٹریمنگ ویڈیو،ویڈیو کالز،تیز تر ڈاؤن لوڈز اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بہتر صوتی رابطے بھی شامل ہوں گے" (۳۳)

مذکورہ بالا تصریحات سے مغربی میڈیا کے مثبت ومنفی اثرات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اور اس سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آئی کہ اسلامی میڈیا کی تشکیل نو اور اس کا کردار کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔61 مسلم ممالک پر مشتمل مسلم امہ نے اگر ابھی بھی حالات کی نزاکت کا احساس اور ادراک نہ کرتے ہوئے اسلامی میڈیا کو متحرک اور منظّم نہ کیا۔اور صالح میڈیا کی داغ بیل نہیں ڈالی۔اور عالمی میڈیا کے سیلاب کے آگے بند نہیں باندھا۔اور فاسد اور مضر میڈیا کے اثرات سے بچنے کیلئے بروقت منظّم طریقے سے منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔تو اس کا انجام انتہائی خطرناک ہوگا۔واضح رہے میڈیا دودھاری تلوار ہے۔اس سے خیر اور شر دونوں کا کام لیا جاسکتا ہے۔اسلامی ریاست چونکہ نظریہ حیات اور مقاصد واہداف کے اعتبار سے دنیا کے سیکولر اور غیر مسلم ریاستوں سے یکسر مختلف ہے۔اس لئے اسلامی میڈیا بھی اپنے کردار اور مقاصد واہداف اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے سیکولر اور مغربی میڈیا سے قطعی طور پر مختلف ہے۔ایک اسلامی حکومت میں ذرائع ابلاغ امّت مسلمہ کے نمائندے ہیں۔اس لئے اسلامی میڈیا کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے آفاقی پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔اور دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں۔اور اندرون مسلم ممالک اور عالمگیر سطح پر ایک صالح معاشرہ کی تشکیل میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔ کیونکہ ذرائع ابلاغ ذہن سازی کا اہم ستون ہیں۔الغرض ذرائع ابلاغ کا سب سے بڑا کردار یہ ہونا چاہیے کہ وہ دین متین کے بارے میں ذہنی انقلاب لانے کی کوشش کرے۔اور اسلامی تعلیمات احسن اور مؤثر انداز میں دوسروں تک پہنچائیں تاکہ ان پر اسلامی نقطۂ نظر اچھی طرح واضح ہو جائے۔نذر الحفیظ ندوی نے مسلم میڈیا کے کردار کے اساسیات کو یوں واضح کیا ہے : اسلام میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا کی دینی اہمیت وضرورت کی حسب ذیل بنیادیں ہیں!:

۱۔ دین اسلام پوری دنیا اور تمام نوع انسانی کیلئے ہے۔اور اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا خالق ومالک اور پالنہار ہے اور اس کائنات کا ذرہ ذرہ اسی ذات واحد کی گواہی دیتا ہے۔

۲۔ اس دین کو جو بھی قبول کرتا ہے اس کے ذمہ اس پیغام حق کا دوسروں تک پہنچانا بھی واجب ہے،اپنے اپنے زمانہ میں تمام انبیاءؑ اور رسولوں نے یہ فریضہ انجام دیا ہے،قرآن واحادیث نبویہ سے اس کی پوری تائید ہوتی ہے،ادع الی سبیل ربك بالحکمة...اور بلغوعنی ولو آیة...اور نضر اللہ امرأ سمع مقالتی۔۔۔وغیرہ۔

۳۔ آخری نبیؐ ،ان کے اصحاب اور ان کے بعد آنے والے داعیوں کا کام دین کو لوگوں تک پہنچانا ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ماعلی الرسول الاالبلاغ۔

۴۔　اسلام کا پیغام انسانیت کو نہ پہنچانا معصیت کا باعث ہے،اس لئے کہ ایک طرح سے وہ کتمان علم کے حکم میں آتا ہے، ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ آخری سانس تک دین کا پیغام پہنچاتا رہے، نبی اکرمؐ اور آپ کے اصحاب کو دعوت کی راہ میں جن مجاہدات اور آزمائشوں سے گذرنا پڑا،اس سے اسلامی سیرت وسوانح بھرے ہوئے ہیں۔ (۳۴)

عصر حاضر کے ایک محقق نے اسلامی میڈیا کے کردار کا احاطہ کرتے ہوئے لکھا ہے :

> The most important roles of the medai are agenda-setting and representation. The media, particularly from the West, seems to feature Islam constantly in the negative light. The portrayal of the negative image of Islam takes place by constructing an image of Islam with terrorism, violence, extremism and antipathy to the West. A more recent phenomenon of Western media towards Islam is the fanning of 'Islamophobia' a form of concerted efforts directed to frighten the world of the hostility and enmity imposed by Islam. The Muslimworld needs to respond to such striking negative representation of Islam. (35)

اسلامی ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریاں :

عالمگیریت کے اِس دور میں مسلم میڈیا پر قرآن وحدیث کی رُو سے حسب ذیل ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں :

۱۔　فحاشی وبے حیائی کی اشاعت سے گریز :

ارشادِ باری تعالیٰ ہے : اِنَّ الَّذِینَ یُحِبُّونَ اَن تَشِیعَ الفَاحِشَۃُ فِی الَّذِینَ اٰمَنُوا لَھُم عَذَاب اَلِیم فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ (۳۶) "جولوگ چاہتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو،ان کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے"۔ایک اور فرمان الٰہی ہے : وَلَا تَقرَبُوا الفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنھَا وَمَا بَطَنَ (۳۷) "اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں" ایک اور آیت کریمہ ہے : اِنَّ اللّٰہ یَامُرُ بِالعَدلِ وَالاِحسَانِ وَاِیتَآئِ ذِی القُربیٰ وَیَنھٰی عَنِ الفَحشَآءِ وَالمُنکَرِ وَالبَغیِ (۳۸) "(مسلمانو!) اللہ انصاف اور احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور فحشاء اور منکر اور بغی سے منع فرماتا ہے" قرآن میں آیا ہے : "اِنَّمَا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

يَـامُرُ كُم بالسُّوٓءِ وَالفحشآءِ" (۳۹) "شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور فحاشی پھیلانے کا حکم دیتا ہے" ایک اور فرمان الٰہی ہے : "فَلَارَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَاجِدَالَ فِی الحَجّ" (۴۰) "حج کے دنوں میں نہ شہوت کی کوئی بات کرنی چاہیے نہ گناہ کی اور نہ لڑائی کی"۔ نبی اکرمؐ کی بہت سی احادیث بھی اس بارے میں ہیں : فرمان نبویؐ ہے : "بے حیائی اور بدفعلی اسلام کے ساتھ ساتھ جائز نہیں" (۴۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ رسول اللہؐ سے روایت فرماتی ہیں : "بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بدفعلی کو پسند نہیں کرتا" (۴۲) ایک اور حدیث ہے : "اللہ تعالیٰ بدفعلی و بدکاری کرنے والے کو سخت ناپسند کرتا ہے" (۴۳) حضرت ام سلمیٰؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمیں ہر طرح کی بے حیائی اور فحش سے منع فرمایا (۴۴) ڈاکٹر محمد طفیل (ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد) نے سورت الحج آیت 14 کا تذکرہ فرمانے کے بعد لکھا ہے : "قرآن حکیم نے اسلامی ریاست اور مسلمان حکمران کے یہ چار فرائض بیان کیئے ہیں۔ اس آیت کریمہ کا مقصد یہ ہے کہ جب بھی اسلامی ریاست قائم ہو یا اس روئے زمین پر کسی بھی مسلمان کو اقتدار اور حکمرانی حاصل ہو تو اسلامی ریاست اور مسلمان حکمران کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ نماز اور زکواۃ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے سے برائی کے خاتمے اور نیکی کو فروغ دینے کیلئے اقدام کرے" (۴۵) فحاشی و عریانی کے جہاں اور متعدد نقصانات ہیں من جملہ اُن کے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کے قوت حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے اس حقیقت کا اظہار یوں کیا ہے :

شکوت الی وکیع سوء حفظی فارشدنی الی ترک المعاصی

وافهمنی بان العلم نور ونورالله لا یوتاه عاصی (۴۶)

"میں نے وکیع سے سوءِ حفظ کی شکایت کی۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی معصیت نہ کروں کیونکہ علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا"

۲۔ اندھی تقلید سے اجتناب :

مسلم ممالک میں ذرائع ابلاغ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مغربی میڈیا کی اندھی تقلید کی بجائے اس کی اصلاح کریں۔ بقول ابوالحسن ندوی : "مسلمانان عالم مغرب کے ان علوم وفنون اور ان ایجادات وصناعات کے اتنے محتاج اور ضرورت مند نہیں جتنا مغرب اُن کے ایمان ویقین کا محتاج ہے۔۔۔ مسلمان ممالک کے رہنما اپنا مقام پہچانیں، ان کی ذمہ داری اور فریضہ ہے کہ اس وقت حیران اور سراسیمہ سرگرداں و آوارہ یورپ کو ٹھیک راستہ کی طرف بلائیں" (۴۷) اندھی تقلید اسلام میں ممنوع ہے خواہ وہ کسی میڈیا کی ہو یا کسی اور شے کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حدیث نبویؐ ہے : "ہر بات کی اندھی پیروی نہ کرو کہ اگر لوگ کسی بات کو اچھا کہیں تو تم بھی اچھا کہو اور برا کہیں تو تم بھی بُرا کہو، بلکہ اپنے نفوس میں خیر کو جاگزیں کرلو کہ اگر لوگ اچھا کریں تو تم کہو کہ اچھا کیا اور لوگ بُرا کریں تو تم کہو کہ ظلم کیا" (۴۸)

۳۔ اسلامی ذرائع ابلاغ اور دعوت :

اسلامی معاشرے میں ذرائع ابلاغ کا کردار نیابت نبوت کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور عالم اور داعی ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے پورے دنیا کو دارالدعوۃ قرار دیا ہے۔ (۴۹) عصر حاضر کے ایک محقق کے بقول : "دور رسالت مآبؐ میں حبشہ کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا گیا وہ ہمارے لئے مثال ہے۔ بعد میں صحابہ کرامؓ کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے مسلمان تاجر، داعی اور مبلغ دنیا کے گوشے گوشے میں گئے" (۵۰) ابن سعد، نے الطبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ رسول اللہؐ حج کے موسم میں دعوت وتبلیغ کے لیے ہر اس قبیلہ کے پاس جاتے جو خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے آتا، ان کو دعوت پیش کرتے اور فرماتے، لوگو ! **لاالٰـہَ اِلاَّ الـلـه** کہو اور فلاح پاؤ۔ عرب تمہارے زیرنگین ہوگا اور عجم پر تمہاری حکمرانی ہوگی (۵۱) دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے متعلق فرمان الٰہی ہے : "**كُنتُم خَيرَ اُمَّةٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ** (۵۲) "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم دیتے اور بُرے کاموں سے روکتے ہو"۔ **ابن تیمیہؒ** نے اوامر ونواہی کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے : **اِنَّ الـلـه تـعالیٰ لـم یـامـرنـا الابـمـا فیـه صـلاحـنا وَلم ینهنا الا عمافیه فسادنا فاالله سبحانه انما حرم علینا الـخبـث لـمـا فیهـا من المنفعة والصلاح لنا** ۔ (۵۳) "اللہ تعالیٰ کے تمام اوامر ہمارے لیے جلب مصالح اور تمام نواہی دفع مفاسد کے ذرائع ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام خبیث وناپاک چیزوں کو حرام کردیا ہے کیونکہ ہمارے لیے صلاح ومنفعت کے حامل ہیں" **عزالدین ابن عبداسلام** نے لکھا ہے : **کـل مـامـور به ففیه مـصـلـحة الـدارین أو احَداهما، وکل منهی عنه ففیه مفسدة فیهما أو فی احداهما** (۵۴) **امام قرافیؒ** نے لکھا ہے : **ان لـنـهـی انمایکون لدرأ لمفسدة** (۵۵) "نہی کا حکم اس بات پر مبنی ہے کہ منہی عنہ میں مفسدہ پایا جاتا ہے"۔ دعوت سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے : **اَلَّذِینَ ان مَّكَّنّٰهُم فی الاَ رضِ اَقَامُو الصَّلٰوةَ وَاٰتوا الزّكٰوةَ وَاَمَرُوا بَالمَعرُوفِ وَنَهَوا عَنِ المُنكَرِ** (۵۶) "وہ لوگ جن کو ہم زمین میں طاقت بخشیں تو نماز کھڑی کریں اور زکواۃ دیں اور اچھی بات کا حکم کریں اور بُری بات سے روکیں" اس آیت کریمہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ یہ بات ایک اسلامی ریاست کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ امر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام ریاست کی سطح پر قائم کررے۔ پروفیسر خورشید کے بقول : "اور وہ یہ کہ اسے (اسلام کو) دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچنا چاہیے۔ قوم، قوم کے سامنے اس کی وضاحت ہونی چاہئے۔ فرد فرد کو اس کا پیغام دیا جانا چاہئے۔ اور مسلسل دیا جاتا رہنا چاہیے ورنہ دنیا اسے جان پہچان نہ سکے گی اور جب جان ہی نہ سکے گی تو اس پر ایمان کس طرح لا سکے گی" (۵۷) اسلامی نظریاتی کونسل نے ذرائع ابلاغ عامہ کے ذریعے تبلیغ کے فریضے کو سرانجام دینے پر یوں زور دیا ہے : ۱۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تبلیغ کے سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ پروگراموں میں مقصدیت کا واضح ربط ہو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ تلاوت کلام پاک یا کسی دینی موضوع پر رشد وہدایات کی باتیں ختم ہوتے ہی رقص وسرود یا لہولعب کا ایسا سماں باندھ دیا جائے جو پہلے پروگرام کا اثر زائل کردے۔ ایک اور اہم ضرورت اس بات کی ہے کہ دین حق کی تبلیغ ایسے ہاتھوں میں ہونی چاہیے، جو نہ صرف اسلام کے صحیح مفہوم کو سمجھتے ہوں بلکہ اسے زمانے کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔ ۲۔ حکومت اندرون وبیرون ملک تبلیغ دین کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے، کیونکہ دینی اعتبار سے یہ حکومت کا فریضہ ہے (۵۸)

۴۔ خبروں کی صحت اور معروضیت :

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے : **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ** (۵۹) "اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرلیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ" **امام رازیؒ** اس آیت کریمہ کے حوالے سے فرماتے ہیں : **ھذا البیان وجوب الاحتراز عن الاعتماد علی اقوالھم، فانھم یریدون القاء لفتنۃ بینکم** (۶۰) "یہ کلام فاسقین کے اقوال پر اندھا اعتماد کرنے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ تمہارے درمیان فتنہ انگیزیاں پھیلانا چاہتے ہیں"۔ **ابن تیمیہؒ** فرماتے ہیں : **ونباء الفاسق لیس بمردود بل ھو موجب لتبین والتثبت** (۶۱) "فاسق کی خبر کلی طور پر قابل تردید نہیں بلکہ ایسی تحقیق طلب ہے جو پایہ ثبوت کو پہنچے" **امام القرطبیؒ** نے الجامع لاحکام القرآن میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے : **ای لکل خبر حقیقۃ** (۶۲) لہذا فتبینوا کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ خبر کی حقیقت تک پہنچا جائے اور Disinformation شائع یا نشر کرنے سے بچا جائے (۶۳)

قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے : **وَاِذَا جَآءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِہٖ وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ** (۶۴) "جب ان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے پاس امن یا خوف کے کسی واقعے کی اطلاع آجاتی ہے تو وہ اس کو فوراً نشر کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اس خبر کو رسول یا اپنے ہی میں کسی نگران کے پاس پہنچا دیتے۔ تو ان میں سے استنباط یعنی (Analysis) کرنے والے اس واقعے کو پرکھ لیتے"۔ یہاں اولی الآمر سے مراد ہر وہ ذمہ دار شخص ہے جو سول یا فوجی حکام میں سے ہو کسی نیوز ایجنسی یا نشریاتی ادارے کا کرتا دھرتا ہو۔ یا مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کا کوئی ذمہ دار شخص ہو جس کے ادارے سے متعلق ایسی اطلاع بہم پہنچائی جائے۔ جو Disinformation ہونے کے سبب یا افواہ یا پراپیگنڈے کے غلبے سے عوام الناس کیلئے باعث پریشانی بن سکتی ہے (۶۵)

۵۔ افواہ طرازی کی ممانعت :

عوام ہوں یا میڈیا انہیں چاہئے کہ معاشرے اور ملک میں جھوٹی افواہیں پھیلانے سے مکمل گریز کریں۔ بقول ڈاکٹر لیاقت علی : "عوام پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ امن و جنگ کے زمانے میں خبروں کو متعلقہ حکام کے ملاحظہ میں لانے سے پہلے شہرت نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں رہنمائی فرمائی ہے : **واذا جاء ھم امر من الامن او الخوف اذاعوا به وردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمه الذین یستنبطونه** سورہ النساء آیت نمبر 83۔ "اور یہ لوگ اطمینان بخش یا خوفناک خبر سن پاتے ہیں، اسے لیکر پھیلا دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ اسے رسول یا اپنے میں سے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں صحیح نتیجہ اخذ کریں" (۶۶) حدیث میں آیا ہے : **کفی بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ما سمع** " (۶۷) آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی دلیل کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بغیر تحقیق آگے بیان کردے" رسول اللہؐ کو منافقین کی طرف سے سب سے زیادہ خطرناک افواہ طرازی کا سامنا واقعہ افک میں کرنا پڑا (۶۸) الغرض دشمنان اسلام کی ہمیشہ یہ ناکام کوشش رہی ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلائیں تا کہ وہ اس عالمگیر و آفاقی دین اور اس روشنی کو ختم کریں۔ قرآن مجید میں آیا ہے : **یُرِیدُونَ لِیُطفِؤا نُورَ اللهِ بافوَاھِھِم وَ اللهُ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَو کَرِہَ الکٰفِرونَ** (۶۹) "وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر بُرا مانیں"

۶۔ اسلام کے خلاف پراپیگنڈا :

مسلم میڈیا کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ مغربی میڈیا کے پراپیگنڈا کا محض جواب ہی نہ دیں بلکہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام کے صحیح رخ کو دنیا کے سامنے لائیں۔ عصر حاضر کے ایک اسلامی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسکالر نے بجا فرمایا ہے : "میڈیا وار کے اس نازک دور میں امّت مسلمہ، ۶۱ اسلامی ممالک اور اہل فکر و دانش کی یہ ذمہ داری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار و تعلیمات اور مسلم اُمہ کی تہذیب و ثقافت کو اُجاگر کرنے، اسلام کی ترویج و اشاعت اور مغربی دنیا کے اعتراضات و شبہات کے ازالے کیلئے استعمال کریں"۔ (۷۰) اس سلسلے میں حضور نبی کریمؐ کا اسوہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ چنانچہ آپؐ نے دشمنان اسلام کے پراپیگنڈا کا مؤثر جواب دینے کیلئے حضرت حسّان بن ثابت سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔۔۔ "قریش کی ہجو کرو کہ یہ ان پر تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ اثر کرتی ہے" (۷۱) اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے 1980ء میں یہ تجویز دی تھی کہ ذرائع ابلاغ عامہ سے اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کو بند کر دیا جائے (۷۲) حالیہ دنوں پیمرا (PEMRA) نے بھی الیکٹرانک میڈیا کا ضابطہ اخلاق تیار تو کر لیا۔ اُمید تو یہی ہے کہ اس پر عمل درآمد بھی حکومت کروائے گی۔

۷۔ فتنہ پردازی سے احتراز :

اسلامی میڈیا کا ایک قانونی و اخلاقی ذمہ داری اور دینی فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ معاشرے اور ملک میں فتنہ و فساد برپا نہ کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : **الفتنة اشدمن القتل** (۷۳) "کہ فتنہ پردازی قتل سے زیادہ سخت ہے" عزالدین ابن عبدالسلام نے شریعت اسلامیہ کی مقصدیت و مصلحت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے : "**ان الشریعة کلها مصالح ، امادرء مفاسِد او جلب منافع**" (۷۴) "شریعت اسلامیہ سراسر مصلحت پر استوار ہے خواہ درء مفاسد کے طور پر یا جلب منافع کی صورت میں"۔ امام غزالیؒ نے مصلحت کی وضاحت یوں کی ہے : "شریعت اسلامیہ میں مصلحت، مقاصد شارع کی حفاظت کا نام ہے اور شارع کو مخلوق کے پانچ امور کی حفاظت مقصود ہے۔ دین، نفس، عقل، نسل اور مال۔ تو ہر وہ چیز جو ان امور کی حفاظت کرے مصلحت ہے اور جو ان مصالح کے ضیاع و تفویت کو متضمن ہو وہ مفسدہ اور اس کا دفع کرنا مصلحت ہے"(۷۵) دفع ضرر و فساد سے متعلق فقہی قاعدہ ہے : **درء المفاسِد اولیٰ من جلب المصالح** (۷۶) "مفاسد کا دور کرنا حصول فوائد سے اولیٰ ہے"۔ یہ تصریحات مسلم میڈیا بالخصوص پاکستانی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے لئے سبق آموز ہے۔ کہ ملک میں فتنہ پردازی کس قدر بڑا جرم، گناہ کبیرہ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ پس پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو چاہیے کہ وہ ایسا مواد اور پروگرامز شائع اور نشر نہ کریں جو بے حیائی، قتل و غارت اور فتنہ پردازی کا باعث بنیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۸۔ کردار سازی :

مسلم میڈیا کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ عوام الناس کے اخلاق کو خراب کرنے کی بجائے ان کی کردار سازی، تطہیرِ فکر اور تعمیرِ فکر پر خصوصی توجہ دیں۔ ایسا مواد اور ایسے پروگرامز کو شائع اور نشر کریں کہ جن سے پاک صاف معاشرے کی تشکیل عمل میں لائی جا سکے۔ سیرت نبویؐ اور اسلاف کے کردار سے لوگوں کو خبردار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ کیا کردار تھا۔ مسلمانوں کے صلحاء اور اسلاف کا۔ واقعی وہ متقیوں کے اِمام تھے۔ لہٰذا اسلامی تاریخ سے لوگوں کو خبردار کرنے کا کام مسلم میڈیا ہی کا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے تعلیمی اداروں میں سیرت سازی کیلئے ذرائع ابلاغ کے کردار سے متعلق چند تجاویزیوں پیش کیں :" تعلیمی اداروں میں سیرت سازی کے کام کو آگے بڑھانے کیلئے ذرائع ابلاغ کا تعاون ازبس ضرورت ہے۔ کونسل نے اپنے اجلاس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ تعلیمی اداروں کے ارد گرد فحش ڈائجسٹوں، جاسوسی ناولوں، خواتین کی فلمی تصویروں، مزین و مصور رومانی افسانوں اور ڈراموں سے آلودہ رسائل و اخبارات سے اخلاقی نجاست پھیلی ہوئی ہے اور نوجوان طبقہ اپنی نصابی کتابوں کو چھوڑ کر ان ہی مخرب اخلاق لغویات و خرافات میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہا ہے۔ اس طرح نئی پود کو اخلاقی تباہی کی جانب دھکیلا جا رہا ہے" (۷۷)

اسلامی ذرائع ابلاغ کا ضابطہ اخلاق :

اسلامی ذرائع ابلاغ کا ضابطہ اخلاق کا بیس (۲۰) نکاتی فارمولا حسب ذیل ہے :

بیس (۲۰) نکاتی فارمولا :

۱۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔ ۲۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔ ۳۔ دوسرے مسالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔ ۴۔ علماء اور خطباء اور مصنفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن واعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔ ۵۔ ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔ ۶۔ قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔ ۷۔ ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔ ۸۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے انتظامات کرنا۔ ۹۔ نوجوان اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا لیٹریچر مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔ ۱۰۔ وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔ ۱۱۔ایسی مساعی جمیلہ کو عمل میں لانا جس سے عوام الناس میں علماء ومشائخ کا اعتماد بحال ہو۔ ۱۲۔جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔ ۱۳۔جمعۃ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔ ۱۴۔مسلکی تنازعات کو باہمی مشوروں اور افہام وتفہیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔ ۱۵۔حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت ویکجہتی پیدا ہو۔ ۱۶۔پبلک پلیٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن وتشنیع سے مکمل اجتناب ۔ ۱۷۔امہات المومنینؓ ، صحابہ کرامؓ ،اہل بیت اطہارؓ ، اولیائے امت، تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا ادب واحترام کرنا۔ ۱۸۔دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ ۱۹۔قوم وملکی معاملات وحالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کماحقہ متحد رہنا۔ ۲۰۔پاکستان کی سالمیت وتحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔ وطن عزیز میں بوجوہ فرقہ واریت کشیدگی وافتراق وانتشار کا عفریت اپنے مضرت رساں پنجے گاڑنے میں مصروف عمل ہے،جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت واتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں۔(۷۸)

تعلیمات نبویؐ کی رو سے میڈیا کا اسلامی ضابطہ اخلاق کا ایک اور تینتیس (۳۳) نکاتی فارمولا حسب ذیل ہے :

تینتیس (۳۳) نکاتی فارمولا :

۱۔شہادت نہ چھپانا۔۲۔حق گوئی اور صداقت۔ ۳۔مقصد تحریر۔ ۴۔تحریف کی ممانعت۔ ۵۔حکمت ودانائی۔ ۶۔ریاکاری اور دکھاوے سے پرہیز۔ ۷۔عدل وانصاف ۸۔اکثریت کی پسند معیار حق نہیں۔ ۹۔بلاتحقیق کچھ نہ لکھنا۔ ۱۰۔چڑانے سے پرہیز۔ ۱۱۔مذاق اڑانے سے گریز۔ ۱۲۔دل آزاری سے اجتناب (تذلیل آدمیت اور تذلیل گروہیہ سے اجتناب)۔ ۱۳۔بیان کی پاکیزگی ۱۴۔پردہ پوشی کا حکم۔ ۱۵۔حمایت ومخالفت ۱۶۔نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون۔ ۱۷۔ایمان وضمیر کا سودا نہ کرنا۔ ۱۸۔بہترین انسدادی تدبیر۔ ۱۹۔ اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ۔ ۲۰۔کھوج اور کرید سے گریز۔ ۲۱۔مظلوم، ظالم کے ظلم کو بیان کرسکتا ہے۔ ۲۲۔حلم طبعی اور درگزر کرنا۔ ۲۳۔نرم دم گفتگو۔ ۲۴۔اظہار خیال میں شائستگی۔ ۲۵۔خدا کی بجائے حاکم کی خوشنودی سے اجتناب۔ ۲۶۔امر بالمعروف ونہی المنکر ۔ ۲۷۔نجی زندگی کا تحفظ ۲۸۔خواتین کے معاملے میں خصوصی احتیاط۔ ۲۹۔خوف خدا۔ ۳۰۔ایمان داری۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۱۔فرقہ بندی اور تعصب سے پرہیز۔   ۳۲۔راز کی حفاظت۔   ۳۳۔حسن سلوک۔ (۷۹)

۹۔ شہادت نہ چھپانا :

فرمان الٰہی ہے : ولاتکتموا الشھادۃ وَمَن یکتمھا فانہ اِثمُ قلبہ (۸۰) "اور شہادہ ہرگز نہ چھپاؤ، جوشہادت چھپاتا ہے۔اس کا دل گناہ سے آلودہ ہے"۔

۱۰۔ حق گوئی اور صداقت :

آیت کریمہ ہے : یٰاَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا کُونُوا قَوّٰمِینَ بالقِسطِ شُھَدَآ ءَلِلّٰہِ وَلوعَلیٰٓ اَنفُسِکُم اَوِالوالِدَینِ وَالاَقرَبِینَ (۸۱) "اے لوگوں ! جوایمان لائے ہوانصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔خواہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین اور رشتے داروں ہی پر کیوں نہ پڑتی ہو"۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے : ولاتلبسو الحق بالباطل وتکتمو الحق وانتم تعلمون (۸۲) "اور باطل کو رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ۔اور جان بوجھ کر حق چھپانے کی کوشش نہ کرو" ڈاکٹر لیاقت علی خان نے لکھا ہے : "مفتی (جسٹس ریٹائرڈ) ڈاکٹر شجاعت علی قادری ذرائع ابلاغ عامہ سے جھوٹ کو بالکل ختم کرنے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں (بحوالہ سالانہ رپورٹ،اسلامی نظریاتی کونسل ۹۱۔۱۹۹۰ء ،صفحات 30۔329) ارشاد باری تعالیٰ ہے : وجتنبو الزور (الحج:30) ذرائع ابلاغ سے جھوٹ کو بالکل ختم ہونا چاہیے" (۸۳)

۱۱۔ تحریف کی ممانعت :

قرآن کہتا ہے : مِنَ الَّذِینَ ھَادُوا یُحَرِّفُونَ الکلِمَ عَن مَّوَاضِعِہِ (۸۴) "جولوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جوالفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں"

۱۲۔ حکمت ودانائی :

فرمان الٰہی ہے : اُدعُ اِلیٰ سبیل ربك بالحکمۃ وَالمَوعِظَۃِ الحسنۃِ وجادلھم بالتی ھِیَ اَحسنُ (۸۵) "اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کروایسے طریقے پر جو بہترین ہو"

۱۳۔ بلاتحقیق کچھ نہ لکھنا :

ارشادی باری تعالیٰ ہے : یٰا یھاالذین اٰمنوا ان جاء کم فاسِق بنبا فتبیّنوا (۸۶) "اور اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرلیا کرو"۔ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: اِذا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تَلَقَّونَه بِاَلسِنَتِكُم وَتَقُولُونَ بِاَفوَاهِكُم مَّالَيسَ لَكُم بِه عِلم وَّ تَحسَبُونَه هَيِّناًوَّ هُو عِندَاللّٰهِ عَظِيم (۸۷) "اس وقت تم کیسی سخت غلطی کرر ہے تھے جب تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی جارہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ چلے جارہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے جب اللہ کے نزدیک یہ ایک بڑی بات تھی"۔

۱۴۔ اکثریت کی پسند معیارِ حق نہیں :

آیت کریمہ ہے : وَاِن تُطِع اَكثَرَ مَن فِي الاَرضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ الله اِن يَّتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وان هُم اِلَّا ا يَخرُ صُونَ (۸۸) "اور اے محمدؐ ! اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیں کرتے ہیں"

۱۵۔ مذہبی دل آزاری سے تحفظ :

فرمان الٰہی ہے : ولا تسبوا الذين يَدعُونَ مِن دون الله فَيَسُبُّوالله عدوًا بغير علم (۸۹) "اور اے ایمان والو ! یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگے"۔

۱۶۔ مذاق اُڑانے سے گریز :

آیت کریمہ ہے : يٰاَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوا لَايَسخَر قوم مِّن قوم عَسٰيٓ اَن يَّكُونوا خيراً مِّنهُم وَلَانسَآء مِّن نِّسآء عَسٰيٓ اَن يَّكُنَّ خَيرا مِّنهنَّ وَلَا تَلمزُو اَنفُسَكم وَلَاتَنَابَزُوا بِالاَ لقاب (۹۰) "اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اُڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اُڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو" ان آیات کریمہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مذاق اور تمسخر کی تمام صورتیں ممنوع ہیں۔

۱۷۔ کارٹون نویسی :

ایک محقق نے لکھا ہے : "اخلاقیات کے تحت کارٹون نویسی کیلئے ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ : متعلقہ کارٹون سے مذمت کا پہلو نہ نکلتا ہو۔تضحیک اور دل آزاری سے اجتناب کیا جائے۔ مذہبی اور دیگر رہنماؤں کے کارٹون بنانے سے احتراز کیا جائے۔ جسمانی عیوب واضح کرنے والے کارٹون بنانے سے احتراز کیا جائے" (۹۱) واضح رہے کہ مذموم خاکوں کی اشاعت کے حوالے سے اسلام

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے بارے میں مغربی اقوام اور میڈیا کا رویہ ہمیشہ سے معاندانہ رہا ہے۔مثلاً ڈنمارک میں شائع ہونے والے اہانت آمیز خاکے اس کا واضح ثبوت ہے۔اسلام میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

۱۸۔ ایمان وضمیر کا سودا نہ کرنا :

فرمان الٰہی ہے : **وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَناً قَلِيلاً** (۹۲) "اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے میں نہ بیچ ڈالو"۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پَر سے بھی کم ہے۔حدیث میں آیا ہے : "اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا" (۹۳) نبی کریمؐ نے فرمایا : "اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جاویں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ نہ کریں جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کر دیتی ہے" (۹۴) اس لئے مقام عبرت ہے کہ ذرائع ابلاغ سے منسلک تمام لوگوں کو چاہیے کہ وہ قناعت اختیار کر لیں کیونکہ قناعت بے انتہا دولت ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے : "لایملا جوف ابن آدم الا التراب " (۹۵) "ابن آدم کا پیٹ سوائے قبر کی مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھرے گی"۔ واضح رہے یہ دنیا ہی سب کچھ نہیں۔دنیا میں مال واسباب کی مثال دیتے ہوئے علامہ جلال الدین رومیؒ نے بڑی پیاری مثال دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ دیکھو دنیا کے مال واسباب جتنے بھی ہیں ان کی مثال پانی کی سی ہے اور تیری مثال اے انسان کشتی کی سی ہے، کشتی بغیر پانی کے نہیں چل سکتی، کشتی کیلئے پانی اسی وقت تک فائدہ مند ہے جب تک کشتی کے چاروں طرف ہو، نیچے ہو، دائیں ہو، بائیں ہو لیکن اگر پانی اندر آجائے تو اس کو ڈبو دیگا اور غرق کر دیگا۔مولانا رومیؒ کا شعر حسب ذیل ہے :

آب اندر زیر کشتی پشتی است آب در کشتی هلاك کشتی است (۹۶)

اس سلسلے میں لیاقت علی خان نیازی نے بجا فرمایا : "اسلامی صحافت میں کمرشل ذہنیت کا تصور نہیں، جدید دور میں صحافت زیادہ طور پر کمرشل ہے۔کوشش یہی ہوتی ہے کہ شائع شدہ مواد چاہیے اخبار ہے یا رسائل فوراً بک جائیں۔عریانی اور فحاشی کی وجہ سے یہ مواد بک تو جاتا ہے لیکن معاشرے میں اخلاقی بگاڑ پیدا کرتا ہے (۹۷)

۱۹۔ زرد صحافت کا مسئلہ :

زرد صحافت تعلیمات نبوی ﷺ کی رو سے بالکل ممنوع ہے۔ملک میں یہ مسئلہ اِس وقت عروج پر رہا ہے۔ثاقب ریاض کے بقول : "یہ مسئلہ 1990ء کی دہائی کی پیداوار ہے۔اس سے پہلے پاکستان کے لوگوں نے اس کا نام ہی سنا تھا شکل نہیں دیکھی تھی۔1990ء کے بعد یکے بعد دیگرے قومی سطح کے کئی اخبار مختلف شہروں سے شائع ہونا شروع ہوئے۔۔۔زرد صحافت کے علمبردار اخبارات نے اپنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اخبار نویسوں کو تربیت دی کہ شرفاء کی پگڑیاں کیسے اچھالی جاتی ہیں اور بلیک میلنگ کے ذریعے لوگوں سے پیسے کیسے ہتھیائے جاتے ہیں۔تنخواہ کا مطالبہ کرنے والے صحافیوں کو یہ کہا گیا کہ خود بھی کماؤ اور ہمیں بھی لا کر دو"(۹۸) ڈاکٹر لیاقت علی خان نے لکھا ہے : " زرد صحافت نے ہمارے معاشرے میں تباہی پیدا کر دی ہے۔اس صحافت کے ذریعے بلیک میلنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔شرفاء کی کردار کشی کی جاتی ہے اور فواحش کے فروغ میں بھی اس کا بڑا ہاتھ ہے۔اسلام میں زرد صحافت کی گنجائش نہیں" (۹۹)۔

۲۰۔ بلیک میلنگ سے احتراز :

تعلیمات نبویؐ کی رو سے بلیک میلنگ بالکل حرام ہے۔عصر حاضر کے ایک محقق نے بلیک میلنگ کی تعریف یوں کی ہے : "عام فہم انداز میں بلیک میلنگ سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی فرد کی کمزوریوں ،خامیوں ،نادانستہ ودانستہ غلطیوں اور پوشیدہ رازوں کے بارے میں تفصیل اور ثبوت حاصل کیا جائے اور پھر اس ثبوت کے بل بوتے پر متعلقہ فرد یا افراد سے ناجائز مراعات حاصل کی جائیں۔دوسروں کی کمزوریوں کو اچھال کر قیمت وصول کرنے کے فعل کو اسلام میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے" (۱۰۰) اللہ تعالیٰ ستار ہے۔وہ پردہ پوشی کو پسند فرماتے ہیں۔حدیث نبوی ہے : "جس شخص نے کسی کے عیب کو دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی اس نے گویا ایک زندہ درگور انسان کو زندہ کر دیا" (۱۰۱) پاکستانی عوام اور ذرائع ابلاغ کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔زرد صحافت کے علمبرداران تعلیمات نبویؐ کو پیش نظر رکھیں اور ہر طرح کی بلیک میلنگ سے اجتناب کریں۔

تجاویز

۱۔ تمام مسلم ممالک ایک ابلاغی مرکز کا قیام عمل میں لائیں۔

۲۔ جملہ مسلم ممالک کی میڈیا پالیسی کا ایک ہونا عصری تقاضا ہے۔

۳۔ اسلامی میڈیا اسلام کے خلاف مغربی میڈیا کا جواب انتہائی شائستگی سے دیں اور اسلام کے صحیح رُخ کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

۴۔ اسلامی ذرائع ابلاغ کا کردار نیابت نبوت کا ہے۔تعلیمات نبویؐ کی رو سے کل جہان مسلمانوں کیلئے دارالدعوت ہے۔اس لئے اسلامی میڈیا کو چاہیے کہ اسلام کا آفاقی پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔

۵۔ اسلامی ذرائع ابلاغ فحاشی وعریانی کا خاتمہ کریں اور اس کے سامنے مضبوط بند باندھیں۔

۶۔ اسلامی ذرائع ابلاغ اپنے ابلاغی مرکز سے اسلامی ثقافت کو اُجاگر کریں۔اس سلسلے میں مسلم دنیا ایک "Islamic Communication Policy"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مرتب کرے تا کہ اسلام کی نظریاتی اساسیات کا کام جاری رہے۔

۷۔ مسلم ممالک میں میڈیا کے سرکردہ لوگ محض دنیاوی علوم کے ماہر ہی نہ ہوں بلکہ دینی علوم سے بھی بہرہ مند ہوں۔

۸۔ حکومت پاکستان پیمرا (PEMRA) کے ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔

۹۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کی اس طرح تربیت کی جائے کہ وہ بذات خود صحیح اور غلط کی پہچان کر سکیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ تاج العروس من جواہر القاموس، محبّ الدین الزبیدی، داراحیاء التراث العربی، ج ۶ ص ۴۔

۲۔ ابن منظور، لسان العرب، المطبوعۃ نشر ادب الحوزہ، ایران، ج ۷، ص ۴۱۹۔

۳۔ سید ندیم الحسن، الگیلانی، ڈاکٹر، شاہکار صحافت، کالج بک ڈپو، اُردو بازار، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۔

۴۔ حبیب الرحمٰن (پی ٹی وی اسلام آباد)، اصلاح ذرائع ابلاغ، ریسرچ جرنل، شمارہ اول، نمبر: ۱، ستمبر ۲۰۰۰، شیخ زاہد اسلامک سنٹر، جامعہ پشاور، ص ۸۲۔

۵۔ الإعلام الاسلامی وتطبیقاتہ العلمیۃ ص ۳۹۔۴۰۔

۶۔ المرجع السّابق ص ۸۳۔

۷۔ ابلاغ عام اور دورِ جدید، ص ۱۳۔

۸۔ ابلاغ عام کے نظریات، ص ۷۔

۹۔ تعلقات عامہ، ص ۶۹۔

۱۰۔ ندیم الحسن گیلانی، ڈاکٹر، شاہکار صحافت، ص ۲۷۔

۱۱۔ مغربی میڈیا اور اس کے اثرات، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۲۰۰۱ء ص ۳۴۰۔

۱۲۔ فائزہ شریف، مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار۔۔ذرائع ابلاغ کا کردار (مقالہ برائے ایم۔فل، علوم اسلامیہ) ۲۰۰۴ء، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ص ۴۲۔

۱۳۔ المآئدۃ ، ۵: ۶۷۔

۱۴۔ الانعام ۴: ۱۹۔

۱۵۔ المآئدۃ، ۵: ۹۲۔

۱۶۔ النّور ، ۲۴ : ۵۴۔

۱۷۔ فہمی النّجار، اسلام اور ذرائع ابلاغ، مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، ادارہ معارفِ اسلامی، لاہور، مئی ۱۹۹۷ء، ص ۹۶۔

۱۸۔ فائزہ شریف، مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار۔۔۔ذرائع ابلاغ کا کردار، ص ۶۳۔

۱۹۔ ایضاً۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۰۔ ایاز محمد، ڈاکٹر، راحیلہ جمیل، صحافتی ضابطہ اخلاق اور قرآن حکیم کی تعلیمات، آصف جاوید برائے نگارشات پبلشرز، ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۔
۲۱۔ اسرار احمد، ڈاکٹر، منہج انقلاب نبوی (ﷺ) تنظیم اسلامی پاکستان، ۱۹۸۹ء، ص ۳۱۳۔
۲۲۔ مسلم بن الحجاج (م ۲۶۱ھ) القشیری، الصحیح مسلم مع شرح الکامل للنوی، کراچی، اصح المطالع، ۱۳۴۹ھ، ج ۲، ص ۹۹
۲۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار صادر للطباعۃ والنشر، ۱۹۵۷ء، ج ۱، ص ۲۵۸۰۔
۲۳۔ احمد فریدون، منشات السلاطین، استنبول، ۱۲۷۴ھ، ص ۳۰۔۳۵۔
۲۴۔ احمد فریدون، منشات، اسلاطین، استنبول، ۱۲۷۴ھ، ص ۳۰۔۳۵۔
۲۵۔ فائزہ شریف، مغرب کی تہذیبی وثقافتی یلغار۔۔ذرائع ابلاغ کا کردار، ص ۲۴۷۔
۲۶۔ لیاقت علی خان نیازی، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، بک ٹاک، میاں چیمبرز، 3 ٹیمپل روڈ لاہور، 2008ء ص 177۔
۲۷۔ ایضاً، ص 115۔
۲۸۔ محمد بن عیسیٰ، الترمذی، الجامع السنن، کتاب الادب، باب ماجاء فی انشاء والشعر۔
۲۹۔ فہمی النّجار، اسلام اور ذرائع ابلاغ، مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، ص ۵۳۔
۳۰۔ احمد حسن زیارت، استاذ، تاریخ ادب عربی، مترجم عبدالرحمٰن طاہر سوتی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹیڈ، پبلشرز، لاہور، ۱۹۶۱ء، ص ۲۴۶۔
۳۱۔ لیاقت علی خان نیازی، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، ص ۱۱۳۔۱۱۷۔
۳۲۔ روزنامہ جنگ کوئٹہ، 17 جولائی، 2014ء ص 2۔
۳۳۔ خبر ونظر، امریکی ایمبسی، اسلام آباد، شمارہ اپریل/مئی ۲۰۱۴ء، ص ۳۲۔
۳۴۔ نذرُ الحفیظ ندوی، مغربی میڈیا اور اس کے اثرات، مجلس نشریاتِ اسلام، ناظم آباد، کراچی، ۳۳۹۔۳۴۰۔

35. Islam and Media, Mohd. Shuhaimi Bin Haji Ishak, Sohirin Mohammad Solihin, Asian.
Social Science, ISSN 1911-2017 (Print) ISSN 1911-2025 (Online).

۳۶۔ النور، ۲۴:۱۹۔
۳۷۔ الانعام، ۶:۱۵۱۔
۳۸۔ النحل، ۱۶:۹
۳۹۔ البقرۃ، ۶:۱۶۹۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۰۔ البقرۃ، ۲:۱۹۷۔

۴۱۔ لیاقت علی خان ڈاکٹر، اسلام کا قانونی صحافت، ص 147۔ ۴۲۔ ایضاً۔

۴۳۔ ایضاً۔ ۴۴۔ ایضاً۔ ۴۵۔ ایضاً۔

۴۶۔ فہمی النجّار، اسلام اور ذرائع ابلاغ، مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن ص ۱۲۲۔ ۴۵۔

۴۷۔ مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش، مجلس نشریات اسلام، کراچی، ۱۹۸۱ء، ص ۲۲۳۔

۴۸۔ المرجع السّابق، ۲۸۔۲۹۔

۴۹۔ خورشید احمد، پروفیسر، امریکہ مسلم دنیا کی بے اطمینانی، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، ۲۰۰۳ء، ص ۲۸۴۔

۵۰۔ ایضاً۔

۵۱۔ محمد سجاد، حافظ، دعوت اور انسانی نفسیات، ترجمان القرآن، مارچ/اپریل ۱۹۹۶ء، جلد ۱۲۲، عدد ۳، ص ۴۲۔

۵۲۔ آل عمران، ۳:۱۱۰۔

۵۳۔ عبدالرحمٰن، شاہ، اسلامی قانون کا نظریۂ مصلحت، قائداعظم لائبریری، باغ جناح، لاہور، جنوری ۱۹۹۰ء، ص ۲۵۷۔

۵۴۔ قواعد الاحکام فی مصالح الانام، دار الجیل، ۱۴۰۰ھ، ج ۱، ص ۸۔

۵۵۔ القرافی، ابوالعباس احمد بن ادریس، شرح تنقیح الفصول فی الاصول، مصر، ۱۳۰۶ھ، ص ۷۸۔

۵۶۔ الحج، ۲۲:۴۱۔

۵۷۔ اسلامی نظریہ حیات، شعبہ تصنیف و تالیف، کراچی، ۱۹۶۸، ۷۰۵۔

۵۸۔ لیاقت علی خان نیازی، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، ص ۹۱۔

۵۹۔ الحجرات، ۴۹:۶۔

۶۰۔ حبیب الرّحمٰن، اصلاح ذرائع ابلاغ، ریسرچ جرنل، پہلا شمارہ، نمبر 1، ستمبر ۲۰۰ء، شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پشاور، ص ۱۰۶۔

۶۱۔ ایضاً۔ ۶۲۔ ایضاً ص ۱۰۷۔

۶۳۔ ایضاً۔ ۶۴۔ النسآء، ۴:۸۳۔

۶۵۔ المرجع السّابق ص ۱۰۷۔۱۰۸۔ ۶۶۔ اسلام کا قانون صحافت، ص ۶۷۔

۶۷۔ ڈاکٹر ایاز محمد، راحیلہ جمیل، صحافتی ضابطہ اخلاق اور قرآن حکیم کی تعلیمات، ص ۱۰۷۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۸۔ فهمي النّجار ،اسلام اور ذرائع ابلاغ،مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی،ص ۴۹۔

۶۹۔ الصّف،۶۱: ۸۔

۷۰۔ حافظ محمد ثانی، ڈاکٹر، امت مسلمہ کے موجودہ مسائل، درپیش چیلنجز اور ان کا تدارک، مقالات سیرت، 2007/1428ء، وزارت مذہبی امور، اسلام آباد، ص ۵۲۔

۷۱۔ فہمی النّجار، اسلام اور ذرائع ابلاغ، مترجم ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، ص ۵۳۔

۷۲۔ لیاقت علی خان، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، ص ۸۹۔

۷۳۔ البقرۃ،۲: ۱۹۱۔

۷۴۔ قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج 16 ص ۹۔

۷۵۔ المستصفیٰ من علم الاصول ، مطبعه مصطفى محمد ،مصر،۱۳۰۶ھ، ج ۱، ص ۲۸۶۔

۷۶۔ سید عبد الرحمٰن، بخاری، اسلامی قانون کا نظریۂ مصلحت، ص ۲۶۶۔

۷۷۔ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد، سالانہ رپوٹ، ۸۲۔۱۹۸۱ء، ص ۲۶۸۔

۷۸۔ لیاقت علی خان، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، ص ۹۳۔۹۴۔

۷۹۔ ڈاکٹر ایاز محمد، راحیلہ جمیل، صحافتی ضابطہ اخلاق، ص ۴۵۔۴۶۔

۸۰۔ البقرۃ، ۲ : ۲۸۳۔   ۸۱۔ النساء ، ۴ : ۱۳۵۔

۸۲۔ البقرۃ، ۲ : ۴۲۔

۸۳۔ لیاقت علی خان، ڈاکٹر، اسلام کا قانون صحافت، ص ۸۵۔

۸۴۔ النسآء، ۴ : ۴۶۔   ۸۵۔ النحل، ۱۶ : ۱۲۵۔

۸۶۔ الحجرات، ۴۹ : ۶   ۸۷۔ النور، ۲۴ : ۱۵۔

۸۸۔ الانعام ، ۶ : ۱۱۶۔   ۸۹۔ الانعام ، ۶ : ۱۰۸۔

۹۰۔ الحجرات، ۴۹ : ۱۱۔

۹۱۔ ڈاکٹر ایاز محمد، راحیلہ جمیل ، صحافتی ضابطہ اخلاق اور قرآن حکیم کی تعلیمات، ص ۹۳۔

۹۲۔ النحل ، ۱۶ : ۹۵۔

۹۳۔ محمد تقی عثمانیؒ ، مفتی، حقوق العباد اور معاملات، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارّہ، ملتان، پاکستان، محرم الحرام، ۱۴۲۶ھ، ص ۲۶۔

۹۴۔ ایضاً۔   ۹۵۔ ایضاً ، ص ۱۵۲۔

۹۶۔ ایضاً ، ص ۱۳۰۔   ۹۷۔ اسلام کا قانون صحافت ، ص ۸۸۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۹۸۔ جدید صحافت اور ابلاغ عامہ، اُردو سائنس بورڈ، ۲۹۹۔اپر مال، لاہور، ۲۰۱۰، ص ۱۷۸۔۱۷۹۔

۹۹۔ المرجع السّابق ، ص ۸۷۔

۱۰۰۔ ڈاکٹر ایاز محمد ، راحیلہ جمیل، صحافتی ضابطہ اخلاق اور قرآن حکیم کی تعلیمات ، ص ۷۶۔

۱۰۱۔ ایضاً ، ص ۷۶ ۔ ۷۷۔

☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.